روزی روٹی کے ایشوز اٹھانے سے کیوں بھاگتا ہے میڈیا؟

آج ملک کے حالات اس قدر خراب ہو گئے ہیں کہ بے روزگار نوجوان مختلف شہروں میں تھالی بجا کر اپنا احتجاج درج کرا رہے ہیں



ابھے کمار

کیا آپ اس خبر سے واقف ہیں کہ گزشتہ دنوں حکومت وقت نے اس تلخ حقیقت کا اعتراف کیا تھا کہ ملک کی معیشت بری حالت میں ہے؟ ۳۱ اگست کے روز مرکزی دفتر شماریات کی طرف سے جاری اعداد و شمار کے مطابق، ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار یعنی جی ڈی پی صفر سے ۲۳ پوائنٹ سے بھی زیادہ نیچے گر گئی ہے۔ رواں مالی سال کی سہ ماہی کے دوران جی ڈی پی کی شرح نمو میں بھاری گراوٹ درج کی گئی ہے، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ملک میں بڑے پیمانہ پر کاروبار بند ہے اور بے روزگاری پھیل گئی ہے۔

اگر آسان لفظوں میں کہا جائے تو جی ڈی پی ایک سال کے دوران کسی ملک کی سرحد کے اندر تیار اشیا اور خدمات کی کل قدر کی جمع ہوتی ہے۔ اپنی تمام کمیوں کے باوجود جی ڈی پی ایک حد تک ملک کی معیشت اور عوامی بہبود کا اشاریہ ہوتا ہے۔ زراعت کو چھوڑ کر، ملک کے تمام شعبے گہرے بحران کے شکار ہیں۔ مینوفیکچرنگ، کان کنی اور کھدائی، تعمیر، بجلی اور گیس، تجارت، سیاحت اور ٹرانسپورٹ، مالی خدمات اور رئیل اسٹیٹ اور سرکاری خدمات سب نیچے گرے ہیں۔ یاد رہے کہ جی ڈی پی میں اتنی بڑی گراوٹ ۲۴ سال کے بعد دیکھنے کو ملی ہے۔

آج ملک کے حالات اس قدر خراب ہو گئے ہیں کہ بے روزگار نوجوان مختلف شہروں میں تھالی بجا کر اپنا احتجاج درج کر رہے ہیں۔ مگر ان خبروں کو دبایا جا رہا ہے۔ خبریں ایسی بھی آ رہی ہے کہ ریلوے سمیت کئی سارے محکموں میں تقرری روک دی گئی ہے۔ میڈیا ان اہم مسائل کے تئیں بے حسی کا اظہار کر رہا ہے۔ پہلے سے ہی پرائیویٹ سیکٹر میں بہت سارے ملازمین کو کورونا وبا کا بہانہ بنا کر ان کی تنخواہ کم کر دی گئی ہے۔ ان میں سے بہت سارے لوگوں کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ لاک ڈاون کے بعد غیر منظم شعبہ میں کام کرنے والے کروڑوں کامگار اور تارکین مزدور پہلے ہی اپنی نوکری کھو چکے ہیں۔ آج ایک بڑی تعداد میں عوام کورونا سے زیادہ فاقہ کشی کے خطرے سے گھرے ہوئے ہیں۔ یہ سب اس لیے بھی ہوا کہ کورونا وبا کے دوران سرکار نے اپنی ذمہ داری سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ بہت سارے ماہرین اقتصادیات نے یہ بات سامنے لائی کہ یوروپ اور دیگر ممالک نے اپنے مزدوروں کی راحت اور بہبود سے متعلق پیکج کا انتظام کیا اور کام بند ہونے کی صورت میں انہیں معاوضہ فراہم کیا۔ مگر بھارت میں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ لوگوں کو اوپر والے کے سہارے چھوڑ دیا گیا۔ دو وقت کی روٹی تک انہیں مہیا نہیں کرائی گئی۔ میڈیا نے اس ظالمانہ کارروائی کے خلاف منہ تک نہیں کھولا۔

ملک کے زیادہ تر میڈیا ہاوسز کے نزدیک روزی روٹی کا مسئلہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ میڈیا کو لگتا ہے کہ جو لوگ بھی روٹی، کپڑا اور مکان کی بات کرتے ہیں وہ حکومت وقت اور ملک کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ میڈیا دن رات جذباتی اور مذہبی تنازعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہا ہے۔ ہندو احیا پرستی کو وہ قومیت کی چاشنی میں پروس رہا ہے۔ اکثریتی بالادستی کو وہ ہم آہنگی اور رواداری بتا رہا ہے۔ تل جیسے مسئلہ کو تاڑ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ مشہور فلم اداکار سوشانت سنگھ راجپوت کی مبینہ خودکشی گزشتہ کئی مہینوں سے میڈیا میں بڑی خبر بنی ہوئی ہے۔ میڈیا خود کیس کی جانچ نیوز روم میں کر رہا ہے اور اپنی مرضی سے کسی کو ہیرو تو کسی کو ویلن بنا کر پیش کر رہا ہے۔ یہ سب کچھ عوام کا دھیان اہم مسائل سے ہٹانے

> میڈیا ان اہم مسائل کو دبا کر، صرف وہی طرح کی خبریں نشر کر رہا ہے۔ اس کا پہلا شغل تو حکومت کی تعریف میں خبروں کو دن رات چلانا ہے۔ وہ حکومت کے موقف کو خود کا موقف بنا کر عوام کے سامنے بیچتا ہے، وہیں دوسری طرف، ناقدین حکومت کے سوالات کو سننے اور اس پر غور کرنے کے بجائے ان کی شبیہ خراب کرنے کی کوشش بھی کر رہا ہے۔

کے لیے کیا جاتا ہے۔

تبھی تو میڈیا نے گرتی ہوئی معیشت کے ان اہم ترین سوالات پر کوئی ڈیبیٹ اپنے نیوز روم میں منعقد نہیں کیا۔ ملک کے بڑے بڑے صحافی جو ہر روز اپنا گلا پھاڑ کر نیوز روم میں چلاتے ہیں، ان سوالوں پر خاموش ہیں۔ ان میں سے کسی کی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ سرکار کی ناقص اقتصادی پالیسی پر سوالات کریں۔ کسی نے بھی گرتی ہوئی معیشت کے مسئلہ کو بے روزگاری اور بھکاری سے جوڑ کر بحث و مباحثہ کا اہتمام بھی نہیں کیا۔ جس توانائی کے ساتھ یہ صحافی حضرات جذباتی اور مذہبی معاملوں کو اچھالتے ہیں، اس کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی اگر انہیں نے روٹی، کپڑا اور مکان کے سوالات پر صرف کیا ہوتا، تو ملک کا بڑا بھلا ہوتا۔

حکومت کی طرف سے جی ڈی پی کے اعداد و شمار جاری کیے جانے کے اگلے روز یعنی یکم ستمبر کو ملک کے بہت سارے بڑے اخباروں نے دانستہ طور پر دیگر موضوعات کو بڑی خبر بنا کر پیش کیا۔ مثلاً، سابق صدر جمہوریہ پرنب مکھرجی کا انتقال، توہین عدالت کے ایک معاملے میں سپریم کورٹ کے ذریعے مشہور وکیل پرشانت بھوشن پر ایک روپیہ جرمانہ عائد کرنا اور چین کی مبینہ طور پر ہندوستانی سرزمین میں دراندازی کی کوشش بڑی خبر بنا کر شائع کیا گیا۔

جی ڈی پی سے متعلق خبریں نہ صرف محدود کالموں میں چھاپی گئیں، بلکہ انہیں حکومت کے نقطۂ نظر سے پیش کیا گیا۔ مثال کے طور پر، سرکار نے گرتی ہوئی جی ڈی پی کے لیے خود کو ذمہ دار ماننے سے انکار کر دیا اور سارا قصور کورونا وبا کے سر تھوپ دیا۔ سرکاری بیانیہ پر یقین کیا جائے تو معیشت کا برا حال سرکار کی غلط پالیسی سے نہیں ہے بلکہ وبا کی وجہ سے ہے۔ سرکار نے جو بھی کہا میڈیا نے اسے قبول کر لیا۔ اس کا یہ فرض بنتا تھا کہ وہ یہ سوال کرتا کہ کیا کورونا سے پہلے ملک کی معیشت خراب حالت میں نہیں تھی؟ کیا کورونا کے دوران سرکار کی غلط پالیسی نے حالات کو مزید خراب کر دیا تھا؟ میڈیا کا یہ بھی تو فرض بنتا تھا کہ وہ اپنی رپورٹنگ کے دوران ماہر معاشیات کی بھی رائے شامل کرتا۔ میڈیا کو تو اپوزیشن پارٹی سے بھی ان کے خیالات لینا چاہیے تھا۔ الغرض، میڈیا کو گرتی ہوئی معیشت کے سیاق میں ایک بڑا قومی ڈیبیٹ شروع کرنا چاہیے تھا۔ مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ میڈیا عوام کی ترجمانی کرنے کے بجائے حکمراں کی قصیدہ خوانی کرنے میں زیادہ مشغول رہا۔

مختصراً، مین اسٹریم میڈیا کے ایک بڑے حصے نے جی ڈی پی کی گراوٹ کی خبر کو ارباب اقتدار کے زاویہ سے پیش کیا اور اس معاشی بحران کے لئے کورونا وبا کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ یہ افسوسناک بات ہے کہ روزگار اور عوامی فلاح و بہبود سے متعلق ایشوز کو بھی درکنار کیا گیا۔ کچھ ماہرین نے خدشات ظاہر کیا ہے کہ آنے والے دنوں میں ملک کے معاشی اعداد و شمار اور نیچے بھی گر سکتا ہے کیونکہ موجودہ اعداد و شمار میں غیر منظم شعبوں کے بارے میں معلومات شامل نہیں کی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ غیر منظم شعبہ میں ہی بھارت کی ۹۰ فیصد سے زیادہ آبادی کام کرتی ہے اور اپنا گزر بسر کرتی ہے۔ کورونا لاک ڈاون کے بعد سب سے زیادہ متاثرہ یہی شعبہ ہوا ہے۔

مگر میڈیا ان اہم مسائل کو دبا کر، صرف وہی طرح کی خبریں نشر کر رہا ہے۔ اس کا پہلا شغل تو حکومت کی تعریف میں خبروں کو دن رات چلانا ہے۔ وہ حکومت کے موقف کو خود کا موقف بنا کر عوام کے سامنے بیچتا ہے۔ وہیں دوسری طرف، ناقدین حکومت کے سوالات کو سننے اور اس پر غور کرنے کے بجائے ان کی شبیہ خراب کرنے کی کوشش بھی میڈیا کر رہا ہے۔ میڈیا یا تو ان ناقدین کا مذاق اڑاتا ہے یا پھر انہیں گندی سیاست کرنے کا مرتکب ٹھہراتا ہے۔ اگر اس سے بھی بات نہ بنی تو ناقدین حکومت کو غدار وطن کہہ کر بدنام کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی بھی چھوٹا سا چھوٹا مسئلہ پاکستان، مسلمان، چین، مندر مسجد، ہندو ملت اور ہندو دھرم کا 'اپمان' سے متعلق سامنے آتا ہے تو اس پر دن رات نیوز روم میں بحث کرائی جاتی ہے۔ حزب اختلاف کو ملک مخالف طاقتوں کی زبان بولنے تک کا الزام میڈیا لگا رہا ہے۔ دانشوروں اور سماجی اور سیاسی کارکنان کو شہری نکسل، کہہ کر بدنام کیا جا رہا ہے۔ یہ رجحانات ملک کی جمہوریت اور سماجی ہم آہنگی کے لیے بے حد مضر ہے۔

(مضمون نگار جے این یو سے پی ایچ ڈی ہیں)

debatingissues@gmail.com